شرعی سفر کے ارادے سے نکلا لیکن آدھے راستے سے واپس آگیا

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1991

تاریخ اجراء: 27 صفر المظفر 1445ھ / 14 ستمبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی شخص شرعی سفر یعنی 92 کلو میٹر کے ارادے سے نکلا، لیکن آدھے راستے میں ہی واپس آنا پڑا تو کیا جو نمازیں اس نے آدھے سفر کے دوران پڑھی، ان کو پھر سے پورا پڑھنا ہو گا یا نہیں؟ نیز واپس وطن پہنچنے تک کی نمازوں کے متعلق کیا حکم ہو گا؟ اگر اُن نمازوں میں بھی قصر کیا ہو تو کیا انہیں دوبارہ پڑھنا ہو گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نفس مسئلہ کے جواب سے پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ دراصل مسافت شرعی والے سفر میں نمازوں میں قصر کا حکم، اُس سفر کے آغاز سے ہی ہو جاتا ہے، اور چونکہ مسافر کیلئے شہر کی آبادی سے باہر ہونے کے بعد سے ہی سفر شروع ہو جاتا ہے، لہذا مسافر جیسے ہی اپنے شہر کی آبادی سے باہر ہو گا تو سفر کی ابتداء سے ہی اُس کیلئے نمازوں میں قصر کا حکم ثابت ہو جائے گا۔ لیکن سفر کے مکمل ہونے تک، قصر کے حکم کو ثابت رکھنے کیلئے اُس سفر کا مزید آگے جاری رہنا بھی شرط ہے، اگر مسافر نے سفر مکمل ہونے یعنی مسافتِ سفر (بانوے کلو میٹر) سے پہلے ہی سفر کو ترک کر کے وطن لوٹنے کا ارادہ کر لیا تو اب اگر وہ اس کا وطنِ اصلی ہے جہاں وہ لوٹ رہا ہے تو اس صورت میں صرف ترکِ سفر کے ارادے سے ہی وہ مقیم ہو جائے گا اور اب شرعاً اُس کیلئے نمازوں میں قصر کا حکم ختم ہو جائے گا، کیونکہ حکمِ قصر کے جاری رہنے کیلئے سفر کا باقی رہنا ضروری تھا اور جب سفر ختم ہو گیا تو اب قصر کا حکم بھی جاتا رہا، لہذا اب مسافر وطن اصلی واپس لوٹنے تک بھی نمازیں پوری پڑھے گا۔ البتہ اگر وہ اُس کا وطن اصلی نہ ہو تو اب ایسی صورت میں وہ واپسی میں بھی قصر ہی کرے گا۔

اب صورت مسئولہ کا جواب یہ ہے کہ جب کوئی شخص سفر شرعی کے ارادے سے اپنے شہر کی آبادی سے باہر ہو جائے اور پھر کسی وجہ سے اُسے آدھے راستے سے واپس ہونا پڑے تو ایسی صورت میں اپنے شہر کی آبادی سے باہر ہونے کے بعد سے، آگے کی جانب سفر روکنے سے پہلے تک، چونکہ اس کے لیے نمازوں میں قصر ہی کا حکم تھا، لہذا اس

دوران اس نے جتنی نمازوں میں قصر کیا وہ سب درست ادا ہوئیں اور اُنہیں دوبارہ پورا پڑھنے کی ہر گز ضرورت نہیں۔ البتہ جب مزید سفر کو ترک کر کے اپنے وطن واپس لوٹے گا تو اگر وہ اس کا وطن اصلی ہے جہاں وہ لوٹ رہا ہے تو اب اس کیلئے نمازوں میں قصر کا حکم باقی نہیں رہے گا، بلکہ اب وہ وطن واپسی تک پوری نمازیں ہی پڑھے گا، لہذا اس دوران مسافر نے نمازوں میں قصر کیا ہو تو اُنہیں دوبارہ سے پورا پڑھے کہ جب قصر کا حکم ختم ہو چکا تو ان نمازوں کو قصر کے ساتھ ادا کرنا درست نہیں ہوا۔ ہاں اگر وہ اس کا وطن اصلی نہ ہو تو اب ترکِ سفر کے ارادے سے قصر کا حکم ختم نہیں ہو گا اور واپسی پر بھی نمازوں میں قصر ہی کرے گا لہذا اس صورت میں ان نمازوں کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہو گی۔

بحر الرائق میں ہے"إذا رجع لحاجة نسيها ثم تذكرها، فإن كان له وطن أصلي يصير مقيما بمجرد العزم على الرجوع، وإن لم يكن له وطن أصلي يقصر"ترجمہ: جب مسافر کسی حاجت کی وجہ سے واپس لوٹے، جسے وہ بھول گیا تھا پھر اسے یاد آیا تو اگر وہ اس کا وطن اصلی ہے تو صرف واپسی کے ارادے سے ہی وہ مقیم ہو جائے گا اور اگر وہ اس کا وطن اصلی نہیں تو واپسی میں بھی قصر ہی کرے گا۔ (البحر الرائق، باب صلاۃ المسافر، جلد2، صفحہ142، دار الکتاب الاسلامی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم